سوال

(1) زمانے کو بُرا کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سارے لوگ کہتے ہیں کہ بُرا زمانہ آگیا ہے۔ ہر زمانہ تو اللہ کا زمانہ ہے۔ کیا زمانے کو بُرا بھلا کہنا چاہیے۔ کتاب وسنت کی روسے وضاحت فرمائیں؟ (حافظ عبداللہ، سکیم موڑ لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زمانہ جاہلیت میں جب مشرکین عرب کو کوئی دکھ، غم، شدت وبلاء پہنچتی ہے تو وہ کہتے یَا خَیْبَةَ الدَّهرِ (ہائے زمانے کی بربادی) وہ ان افعال کو زمانے کی طرف منسوب کرتے اور زمانے کو برا بھلا کہتے اور گالیاں دیتے حالانکہ ان افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے تو گویا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی۔ امام ابن جریری طبری رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ جاثیہ کی تفسیر میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ : إِنَّمَا يُهْلِكُنَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ, وَهُوَ الَّذِي يُهْلِكُنَا وَيُمِيتُنَا وَيُحْيِينَا, فقال الله في كتابه: (وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ" (ابن کثیر 4/159)

"اہل جاہلیت کہتے تھے کہ ہمیں رات اور دن ہلاک کرتا ہے وہی ہم وہی ہمیں مارتا اور اور زندہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی صرف اور صرف دُنیا کی زندگی ہی ہے ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے دراصل انہیں اس کی خبر نہیں یہ تو صرف اٹکل پچو سے کام لیتے ہیں۔"

اس آیت کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ زمانہ کو بُرا بھلا کہنا اور اپنی مشکلات اور دکھوں کو زمانے کی طرف منسوب کرکے اسے برا بھلا کہنا مشرکین عرب اور دھریہ کا کام ہے۔ دراصل زمانے کو برا بھلا کہنا اللہ تعالیٰ کو بُرا بھلا کہنا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللہ عزوجل : يُؤْذِينِي ابن آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهرَ، وَأَنَا الدَّهرُ، بِيَدِي الأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيلَ وَالنَّهَارَ))

(بخاری کتاب التفسیر سورة جاثیہ (4826) مسلم (2246) باب النہی عن سب الدھر مسند حمیدی 2/468 (1096) مسند احمد 2/238 ابوداود کتاب الادب (5274)

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابن آدم مجھے اذیت دیتا ہے۔ زمانے کو گالیاں دیتا ہے اور میں (صاحب) زمانہ ہوں۔ میرے ہاتھ میں معاملات ہیں۔ میں رات اور دن کو بدلتا ہوں۔"

اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لاتسبواالدہر فإن اللہ ہوالدہر"

زمانے کو برا نہ کہو یقیناً اللہ ہی زمانہ ہے۔ یعنی زمانے والا ہے۔"

مسند ابی یعلیٰ 10/452(6066) میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لایقولن أحدکم یاخیبۃ الدہر فإن اللہ ہوالدہر"

(حلیۃ الاولیاء 8/258)

"ہائے زمانے کی بربادی، ہرگز کوئی نہ کہے، بے شک اللہ ہی زمانے والا ہے۔"

امام خطابی فرماتے ہیں کہ "أَنَا الدّہرُ" کا معنی ہے کہ :

"أنا صاحب الدہر ومدبر الأمور التی ینسبونہا إلی الدہر فمن سب الدہر من أجل أنہ فاعل ہذہ الأمور عاد سبہ إلی ربہ الذي ہو فاعلہا" (فتح آلباری 86/575)

"میں زمانے والا اور کاموں کی تدبیر کرنے والا ہوں۔ جن کاموں کو یہ زمانے کی طرف منسوب کرتے ہیں (یعنی دن رات کا نظام وغیرہ ابدی ہے خود بخود چل رہا ہے۔ یہ زمانہ ہی مارتا اور زندہ کرتا ہے) جس نے زمانے کو اس بنا پر بُرا بھلا کہا کہ وہ ان اُمور کا بنانے والا ہے تو اس کی گالی اس رب کی طرف لوٹنے والی ہے جو ان اُمور کا بنانے والا ہے۔"

لہذا زمانے کو بُرا بھلا کہنا جیسا کہ عوام الناس میں رائج ہے کہ زمانہ بُرا آگیا ہے، گیا گزرا زمانہ ہے، وقت کا ستیاناس وغیرہ در اصل اللہ کو بُرا بھلا کہنا ہے کیونکہ سارا نظام عالم اللہ وحدہ لا شریک کے قبضہ قدرت میں ہے۔ وہی پیدا کرنے والا اور وہی مارنے والا ہے وہی مدبر الامور ہے۔ منتظم اور سب کی بگڑی بنانے والا گنج بخش، غوث اعظم، داتا، فیض بخش اور دست گیر ہے۔ اس لیے ان اُمور اور زمانے کو بُرا کہنا اللہ تعالیٰ کو بُرا کہنا ہے۔ جو ان سب کا خالق ہے۔ لہذا ایسے کلمات کہنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 2۔ العقائد والتاریخ۔ صفحہ نمبر 51

محدث فتویٰ